سعودی رویت کے موقف سے کیوں اختلاف کیا گیا؟

الحمدلله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده،   أما بعد!

آج ۶ ذیقعدہ ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۵ اکتوبر ۲۰۰۹ء بروز اتوار اس ملک کی دو دینی جماعتیں جمعیۃ العلماء اور وفاق العلماء اور دیگر علماء و اکابر اندرون ملک مختلف فیہ مسئلہ رؤیت ہلال کے موضوع پر کوئی متفق علیہ فارمولا کی تلاش میں جمع ہوئے ہیں تاکہ رمضان و عیدین کے موقع پر ہونے والے انتشار کو ختم کیا جا سکے۔

اس فکر و کوشش پر تمام شرکاء اجلاس اور اجلاس کے تمام منتظمین مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ کرے ہماری یہ نشست کسی مفید اور مؤثر متفقہ نتیجہ پر یا اس کے ارادہ پر برخواست ہو۔

آج سے ۲۰ ، ۲۲ سال قبل دو دینی جماعتوں نے مل کر سعودیہ کے فیصلہ پر یہاں فیصلہ کرنے کا جو اقدام کیا تھا وہ اس وقت کا ایک مفید اقدام تھا جو وقتی انتشار کے ختم ہونے کا ذریعہ بنا۔

خیال رہے کہ تقدس حرمین شریفین پر ہم سب کا ایمان ہے اور مملکت سعودیہ عربیہ کو ہم احترام کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں، مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ مشکل یہ پیش آئی کہ جوں جوں دن آگے بڑھتے گئے اور سعودیہ کی رویت کے حالات سامنے آتے گئے تو عام طور سے نہ صرف اہل علم بلکہ نئے تعلیم یافتہ طبقہ کی بے چینی اور بے اعتمادی کی کیفیت میں اضافہ ہونے لگا۔

(۱) حقیقت یہ تھی کہ وہاں کے اعلان پر اندرون ملک، یکم رمضان یا یکم شوال و ذی الحجہ کا اعلان ہونے لگا جبکہ تقریبا پوری دنیا میں کلیۃً یا اکثریۃً چاند نظر نہیں آتا بلکہ دوسرے دن شام کو اور بعض مرتبہ تیسرے دن شام کو پہلی تاریخ کا اعلان عام ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل بداہت کے خلاف ہے کہ ایک جگہ چاند نظر آنے پر دوسرے دن بھی اکثر ملکوں میں چاند نظر نہ آئے، کبھی کبھار تو یہ ممکن ہے لیکن عام طور پر ایسا ہوا کرے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یا تو سعودیہ کے دو تین افراد کی رویت محل نظر ہے یا اکناف عالم میں لاکھوں انسان چاند دیکھنے میں کوتاہی کر رہے ہیں یا پھر انہیں نظر نہیں آتا اور تیسرے دن نظر آتا ہے۔

(۲) اور حقیقت تو یہ ہے کہ خود کبھی سعودیہ میں رویت عامہ نہیں ہو پاتی جبکہ مدنی دور نبوی میں رویت عامہ پر فیصلے ہوتے تھے، صرف ایک مرتبہ رویت عامہ نہیں ہوئی تو ایک اعرابی کی شہادت پر فیصلہ ہوا۔

(۳) بلکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ سعودیہ نے بہت سی مرتبہ غروب آفتاب سے پہلے چاند کے فیصلے کئے ہیں۔

(۴) اور بسا اوقات غروب کے وقت فیصلہ کیا مگر یہ نہیں کہا کہ ہمارا یہ فیصلہ کسی رویت کی بنا پر ہے بلکہ صرف ثبتت رویته عند مجلس القضاء الاعلی کہہ کر فیصلہ سنایا گیا۔ جس ثبوت کے پیچھے کوئی حقیقت عینیہ نہ ہو جب کہ حضور ﷺ نے فرمایا: صوموا لرؤیته وأفطروا لرؤیته، پھر اس ثبوت مفروضہ کے فیصلہ پر فیصلہ کرنا کیسا ہے؟

نیز وہاں سے جلد خبر آنے کی صورت میں کئی نقصانات ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) عبادات کا وقت آنے سے پہلے ادا کرنا جو کسی حال میں ادا نہیں ہوتیں۔ (۲) ماہ شعبان میں کم از کم ایک روزہ ہونا یعنی رمضان کا شعبان میں ہونا۔ (۳) آخر رمضان میں عید کا ہونا۔ (۴) ایک روزہ کا فوت ہونا۔ (۵) رمضان میں عید کرنا۔ (۶) صیام ستہ شوال کا دوسرے روز ہی شروع کرنے والوں کے پہلے روزہ کا عید الفطر کے دن ہونا جو حرام ہے۔ (۷) شک و شبہ کا پیدا ہو جانا اسلئے کہ جمہور امت (یعنی پوری دنیا کے مسلمان) دوسرے دن ابتداء کرتے ہیں۔ (۸) حنفی مسلک میں بے شمار مسائل و احکام میں احوط الامرین پر عمل کیا گیا ہے جو یہاں مفقود ہے۔

اور ایک سب سے بڑی خرابی یہ کہ سعودیہ کے فیصلہ پر فیصلہ نے رویت ہلال کی باگ ڈور علماء کے ہاتھوں سے نکال کر عوام کے ہاتھوں میں دے دی ہے۔ اسلئے کہ گھر گھر ٹی وی اور انٹرنیٹ ہے۔ ہر شہر اور ہر محلّہ سے لوگ عمرۂ رمضان وحج میں جاتے ہیں، فون اور موبائل ہر ایک کے پاس ہے، وہاں سے خبر آتے ہی عوام کی زبان پر اعلان ہوجاتا ہے تو اب بعد مغرب علماء کی کسی تنظیم یا ادارہ کے اعلان کی کیا ضرورت باقی رہ جائے گی؟ یہ ایک اہم لمحۂ فکریہ ہے جس پر علماء کو غور کرنے کی ضرورت ہے، اگر کسی شرعی وجہ سے علماء کو اس فیصلہ کے بدلنے کی نوبت آئی تو کس طرح عوام کو قابو میں لائیں گے۔

ہلال عیدین کے لئے شرعی ضابطۂ شہادت کے بارے میں حضرت مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحبؒ اور اس وقت کے اکابر فقہاء کا متفقہ فیصلہ تھا کہ

''جب چاند کی رویت عام نہ ہوسکے صرف دو چار آدمی نے دیکھا ہو، تو یہ صورت حال اگر ایسی فضا میں ہو کہ مطلع بالکل صاف ہو، چاند دیکھنے سے کوئی بادل یا دھواں غبار وغیرہ مانع نہ ہو تو ایسی صورت میں صرف دو تین آدمیوں کی رویت اور شہادت شرعاً قابل اعتماد نہیں ہوگی، جب تک مسلمانوں کی بڑی جماعت اپنے دیکھنے کی شہادت نہ دے چاند کی رویت تسلیم نہ کی جائے گی۔ جو دیکھنے کی شہادت دے رہے ہیں اس کو ان کا مغالطہ یا جھوٹ قرار دیا جائیگا۔''

دستخط کنندہ حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ، حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحبؒ، حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ صاحب، حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانویؒ۔ (ماخوذ از جواہر الفقہ)

لہذا اوپر مذکورہ خرابیوں کو ہر جگہ کے اہل فکر و علم علماء نے محسوس کیا، ہر ایک اپنے اپنے طور پر سوچتا رہا بالآخر سب کی ملی جلی آواز وفاق العلماء کی صورت میں وجود میں آئی۔ یہ علماء کسی مستحسن صورت پر غور کرتے رہے تا آنکہ مسلسل اہل علم وفقہ وافتاء سے رابطہ کرکے آخر میں اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ

(۱) ہر ماہ کی ۲۹ پر صوموا لرؤیتہ الخ حدیث پر عمل کرتے ہوئے مقامی رویت کا پورا اہتمام کیا جائے۔

(۲) مقامی طور پر رویت نہ ہو تو برطانیہ کے مشرق میں جو ممالک ہیں اور ان کا مشاہدۂ ہلال کا صحیح نظام ہو، اور وہاں رویت بھی ممکن ہو، نیز وہاں کی اطلاع شک وشبہ سے بالاتر ہو اور قابل اطمینان ہو تو بطریق موجب خبر آنے پر رویت قبول کی جائے۔

(۳) نہ مقامی رویت ہو اور نہ کسی قابل اطمینان جگہ سے خبر آئے تو ۳۰ دن پورے کئے جائیں۔

نوٹ: مقامی رویت کی تعیین کے لئے صرف بطور مدد ماہرین فلکیات سے مدد لی جاسکتی ہے جسکی اہل علم وفقہ وفتاویٰ نے تائید کی ہے۔

الحمدللہ اراکین وفاق العلماء تین سال سے اس تجویز پر عمل کر رہے ہیں اور بڑی آسانی سے شرعی اصول کے مطابق فیصلہ کی توفیق ہو رہی ہے، ہمارے اکثر اکابر وعلماء ہمیشہ سے سعودیہ کی رویت پر شک وبے اطمینانی کا اظہار کرتے چلے آئے ہیں، پھر یوم الشک میں روزہ یوں بھی ممنوع ہے اور آخرِ رمضان میں تو جلد بازی اور بے احتیاطی کی وجہ سے اکثر ایک روزہ ضائع ہو ہی جاتا ہے۔

نیز اس ملک میں الحمدللہ ہند و پاک اور بنگلہ دیش کے آئے ہوئے مسلمانوں کی اکثریت ہے، حتیٰ کہ بریلوی حضرات جن کی بھی بڑی تعداد ہے سب حنفی المسلک ہیں، اسلئے مذکورہ تمام باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں فقہ حنفی کے اصول کو مدنظر رکھ کر ہی آگے بڑھنا چاہئے۔

آخر میں ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ اگر سعودیہ صحیح رخ اختیار کرلے اور اس کی خبر رویت کی تائید دیگر ایسی جگہوں سے بھی ہوجائے جہاں محقق رویت بصری ہوتی ہو تو پھر ہم سعودیہ کے ساتھ ہیں، جیسا کہ گذشتہ سال یکم رمضان ۲۹ھ میں اور امسال یکم رمضان ۳۰ھ ویکم شوال ۳۰ھ میں ہم سب نے متفقہ رمضان وعید کی ہے۔ والحمدلله علی ذلک

من جانب احباب وخدام وفاق العلماء یو کے

۶ ذیقعدہ ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۵ اکتوبر ۲۰۰۹ء

امکان رویت کی تائید میں اکابر اور مفتیان کرام کے اقوال

(۱) برطانیہ میں چاند دیکھنے کی کوشش جغرافیائی امکان کی روشنی میں کی جائے گی۔ اور علماء کی ایک کمیٹی چاند دیکھنے کی کوشش کریگی۔

(حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوریؒ ، فتاوی رحیمیہ جلد ۹)

(۲) قمری ماہ کا شروع ہونا چاند دیکھنے پر موقوف ہے، فلکیات کے فن سے اس میں اتنی مدد تو لی جاسکتی ہے کہ آج چاند ہونے کا امکان ہے یا نہیں۔

(حضرت مولانا یوسف صاحب لدھیانویؒ، آپ کے مسائل اور ان کا حل)

(۳) رہا حساب داں جس تاریخ کو امکان رویت بتاتے ہیں اس دن سے پہلے اگر رویت ہلال ثابت کرنے کی کوشش کی جائیگی تو اسکا کوئی اعتبار نہیں ہوگا اور یہ جمہور کے تعامل کے بھی خلاف ہے۔ (تحریر حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحبؒ)

(۴) دل میں یہ بات آئی کہ کاش ایسی کوئی کتاب یا رسالہ تصنیف کیا جائے جو آسان زبان میں ہو اور جسمیں دنیا کے سبھی ممالک کے اہم مقامات پر امکان رویت کا دن درج ہو، اور اسمیں ہر ماہ قران شمس وقمر یا تولید قمر یعنی نیومون کا دن اور وقت بھی دکھایا جائے پھر اسے ہر ملک کے اعلان رویت کے ذمہ دار حضرات تک پہونچایا جائے تا کہ وہ حضرات جس دن انکے یہاں مطلع پر امکان رویت ہی نہیں اس دن رویت ہلال کی شہادت قبول کرنے میں حزم واحتیاط کی طرف پورے طور پر متوجہ ہوسکیں۔ (سوانح مولانا محمد عمر صاحب پالنپوریؒ ص ۲۱۲ تا ۲۱۴)

(۵) چونکہ کسی بات کے عقلاً ناممکن ہونے کی صورت میں اس پر شرعاً بھی گواہی قبول نہیں کی جاتی، اسلئے اگر کسی تاریخ کے بارے میں یہ ثابت ہوجائے کہ اس روز عقلاً رویت ممکن نہیں تو پھر اس دن پر رویت کی گواہی قبول نہیں ہوگی۔ (حضرت مولانا برہان الدین سنبھلی شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ)

(۶) رہی بات سوال میں مذکور طریقہ کار کی کہ مقامی رویت کا اہتمام اور اسمیں ماہرین فلکیات سے مدد لینا اس طور پر کہ انکی خبر کو خبر کی حد تک محدود رکھا جائے حرف آخر نہ مانا جائے تو اسکی گنجائش ہے۔ (فتوی جامعہ اسلامیہ ڈابھیل، مصدقہ مفتی احمد صاحب خانپوری)

(۷) یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ شریعت نے ظاہری طور پر بصر انسانی سے چاند دیکھنے کا مکلف بنایا ہے، لہذا اسی پر اکتفا کیا جائے، البتہ امکانی رویت کی تاریخ یا چاند کی عمر وغیرہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ماہرین فلکیات کی طرف رجوع کرنے میں حرج نہیں، لیکن ان معلومات پر یقین رکھنا لازم نہیں۔ (دار الافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی)

(۸) ایک تفصیلی فتوی دار العلوم کراچی مصدقہ مفتی تقی عثمانی صاحب میں درج ذیل عبارت ہے:

اسلامی ملک کے ریڈیو اسٹیشن سے وہاں کے قاضی یا حاکم کی طرف سے چاند کے ہونے کا اعلان خود انھیں کی آواز میں سنا جائے یا وہاں کی قومی خبروں میں قاضی کا فیصلہ سنا جائے، بشرطیکہ اس ملک میں اس دن رویت ممکن بھی ہو۔ (فتوی دار العلوم کراچی ۱۴۱۹ھ)

(۹) یہاں ایک اور بات پر تنبیہ ضروری ہے، اور وہ یہ ہے کہ چاند کے معاملہ میں حساب کا اعتبار نہیں، مگر دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ کچھ بے دین مسلمان سعودیہ کی رویت کو منوانے کے لئے رویت کی جھوٹی گواہی دیتے ہیں، پس ایسی صورت میں اگر حساب کو اس حد تک مان لیا جائے کہ اگر امکان رویت نہ ہو تو گواہی قبول نہ کی جائے، میری ناقص رائے میں اسمیں کوئی حرج نہیں۔ (مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری، شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند)

(۱۰) البتہ فلکیاتی تحقیق سے اس قدر فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے کہ جس تاریخ کو طلوع ہلال کا امکان نہ ہو اس روز رویت ہلال کی شہادت کافی تحقیق اور نا قابل تردید تعداد کی گواہی کے بغیر تسلیم نہ کی جائے، اور جس دن فنی اعتبار سے طلوع ہلال کا امکان زیادہ ہو اس دن معمولی خبر پر بھی اعتبار کیا جاسکتا ہے۔

(مولانا خالد سیف اللہ رحمانی جدید فقہی مسائل ج ۲/ ۲۶)

سعودیہ کی رویت پر چند اکابر اور اہل افتاء کے خدشات

سعودیہ میں رویت ہلال کے مسئلہ میں زمانہ دراز سے شبہات وخدشات پیش آرہے ہیں سب سے زیادہ اس کا اظہار حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ نے کیا، آپ کو عمر مبارک کے آخری دس سال ہجرت اور مدینہ پاک میں قیام پھر وفات وتدفین کی سعادت نصیب ہوئی، آپ کا معمول ہمیشہ مختلف تاریخی واقعات کا جن کی کسی درجہ میں بھی اہمیت ہو لکھنے کا معمول رہا، بعض چیزیں مکاتب میں تحریر فرمائی ہیں، ان میں سے کچھ چیزیں سعودیہ کے چاند سے متعلق تھیں، ایک دن چاند کا فرق تو کہیں بھی ہوسکتا ہے مگر دو دن کا فرق ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور کسی نہ کسی علتِ غامضہ کی طرف مشیر ہے، حضرت شیخ نے اس کا خصوصی تذکرہ کیا ہے، چند حوالے آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مکتوب حضرت شیخؒ بنام حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، ۲؍شوال ۹۳ھ

عزیزانم سلمھم! بعد سلام مسنون آج دوشنبہ ۲۹ رمضان کی صبح کی نماز کے بعد عزیز مولوی احسان وغیرہ بقیع بھاگتے ہوئے گئے اور خبر لائے کہ چاند خوب صاف واضح اور اونچا ہے، سب مطمئن ہوگئے کہ ایک دن اور مل گیا۔ مگر عزیز مولوی آفتاب (بن حضرت مولانا بدر عالم صاحب) نے جب سنا تو انہوں نے اسی وقت کہا تھا کہ ہندوپاک کے قواعد یہاں نہیں چلتے ہیں، میں تو یہاں ۲۸ یا ۳۰ سال سے ہوں ایک مرتبہ ۲۸ کی عید تھی اور ایک ۳۰ کی، بقیہ سب ۲۹ کی، یہ شہرت تو عام سننے میں آرہی ہے کہ رمضان یہاں ۲۹ کا ہی ہوتا ہے، لیکن ہندی قاعدہ کے مطابق فی الجملہ اطمینان تھا، البتہ مغرب کے بعد کے نفلوں میں کچھ اجنبیت سی محسوس ہوئی۔

عشاء کی نماز رمضان کے معمول سے ۱۰ منٹ دیر سے کھڑی ہوئی، فرض نماز کے بعد میں نے تو فوراً حسب معمول سنتوں کی نیت باندھ لی اسلئے کہ یہاں فرضوں میں اور تراویح میں اتنی گنجائش نہیں ہوتی تھی کہ تسبیحات فاطمہ اور سنتیں اطمینان سے ہوسکیں، اسلئے سارے رمضان معمول یہ رہا کہ فرض کے بعد مختصر سنتیں پہلے پڑھ کر اور بہت ہی مختصر تسبیحات شروع کرتا تھا مگر وہ بھی پوری نہیں ہوتی تھیں اسلئے میں نے فوراً سنتوں کی نیت باندھ لی، پہلی رکعت میں بڑے امام صاحب نے جو یہاں کے قاضی القضاۃ بھی ہیں السلام علیکم کا نعرہ زور سے لگایا اور کچھ عبارت بھی کہی جو میری سمجھ میں نہیں آئی اور اسکے بعد فوراً من من شروع ہوئی کہ سنتیں پڑھنی مشکل ہوگئیں، ''اس سے اندازہ ہوا کہ یہاں کا قانون غالب آگیا''۔ (محبت نامے ج ۲؍۵۳۹)

نوٹ: پورا مضمون پڑھ کر حضرت شیخؒ کے اس آخری جملہ پر غور کیجئے ''اس سے تو اندازہ ہوگیا کہ یہاں کا قانون غالب آگیا۔''

(۲) یکم ذی الحجہ ۹۶ھ مطابق ۲۳ نومبر کو ام القریٰ (کیلنڈر) میں پیر کی یکم اور منگل کا حج (یوم عرفہ) شائع ہوا تھا کہ ''ام القریٰ کی تاریخ ہی پر یہاں مدار ہوتا ہے''، مگر مدینہ پہونچ کر پہلے اعلان ہوا کہ بدھ کو حج ہوگا، جمعہ کو پھر اعلان ہوا کہ حج منگل ہی کو ہوگا۔ (آپ بیتی ج ۷؍۲۱۱)

نوٹ: بین القوسین کی عبارت ''ام القریٰ کی تاریخ ہی پر یہاں مدار ہوتا ہے'' پر خاص نظر ڈالئے۔

(۳) (ہندوستان میں) رویت عامہ منگل کی شام کو ہو کر بدھ کو یکم رمضان شمار ہوا اور حجاز میں یکم رمضان دوشنبہ کو ہوا۔ (یعنی دو دن کا فرق) (آپ بیتی)

(۴) حضرت شیخ اپنی تاریخ (روزنامچہ) میں لکھتے ہیں کہ قاضی (عبدالقادر) صاحب جھاوریاں والے مدینہ رمضان گذار کر ۲۷ رمضان کو مکہ تشریف لے گئے، مکہ میں عید پڑھ کر اسی دن جہاز سے کراچی چلے گئے وہاں ۲۸ رمضان تھا۔ (آپ بیتی)

نوٹ: اندازہ لگایئے کہ سعودیہ میں عید ہوگئی اور پاکستان میں ابھی ۲۸ رمضان ہے یعنی دو دن کا فرق تو یقیناً ہے۔ آج بھی حضرت شیخؒ کے بعض اہم خدام سعودیہ میں رہتے ہوئے اس تشویش قلبی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

☆ حضرت اقدس مولانا مفتی نظام الدین صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند اس استفتاء کے ذیل میں کہ کیا یوم عرفہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے یوم عرفہ ہے؟ تفصیلی جواب تحریر فرماتے ہیں جس کا ضروری حصہ درج ذیل ہے۔

(۱) (حدیث میں ہے) صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته (متفق علیہ) اور لا تصوموا حتى تروا الهلال ولا تفطروا حتى تروا الهلال (متفق علیہ)۔ اور ہلال نام صرف اس چاند کا ہے جو ہر ماہ و شہر میں دو دن چاند کے غائب ہونے کے بعد نظر آتا ہے۔ پس انہیں دنوں میں اس کے دیکھنے کا اعتبار ہے۔ پھر مہینہ جس طرح ۳۰ دن سے زیادہ نہیں ہوسکتا اسی طرح ۲۹ دن سے کم نہیں ہوسکتا ہے۔ پس اگر ۲۹ تاریخ سے قبل کسی بھی جگہ یا شہر میں رویت ہلال ہوجائے وہ اس حدیث پاک کے خلاف ہونے کی وجہ سے معتبر نہ ہوگی اور روزہ رکھنا صحیح نہ ہوگا۔ بلکہ اگر کوئی رکھے گا تو لا تصوموا حتى تروا الهلال والی حدیث اور لا يتقدمن أحدكم رمضان بصوم يوم أو يومين کے خلاف ہونے کی وجہ سے گنہگار رہوگا۔ پس جس طرح ہمارے یہاں کی رویت کے اعتبار سے ماہ مبارک رمضان کی پہلی تاریخ متعین ہوکر رمضان کی فضیلتیں ہوتی ہیں اسی طرح یوم عرفہ کی تاریخ بھی ہمارے یہاں کی رویت ہلال کے اعتبار سے متعین و متحقق (ہوگی)۔ خلاصہ یہ ہے کہ محض اپنے خطہ کی تاریخ و دن کا اعتبار مذکورہ اصول کے مطابق جاری ہوگا نہ کہ کسی اور خطہ کی تاریخ و دن کا، خواہ سعودی عربیہ ہی کے اعتبار سے کیوں نہ ہو۔

فقط (حضرت مفتی) نظام الدین (صاحب) ۱۹/۱/۱۴۱۲ھ (نظام الفتاوی ج ۲/ ۱۴/۴)

(۲) ایک استفتاء کے طویل جواب میں یہ بھی تحریر فرمایا جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

اپنے یہاں ۲۹ تاریخ کو کسی شرعی رویت ہلال کمیٹی کی جانب سے خواہ یہ اعلان کسی خطہ سے آرہا ہو عید کا چاند شرعی ثبوت سے ثابت ہوگیا تو عید منا لینا ضروری ہوگیا، اسی طرح عید الاضحیٰ میں بھی (دسویں ذی الحجہ کو) خواہ وہ دن مکۃ المکرّمہ کے یوم عرفات کے مطابق ہو یا اس سے آگے یا اس سے پیچھے ہو اسمیں حرج اور خرابی نہ ہوگی، کیونکہ مکہ کے یوم عرفات کا ساری دنیا میں یوم عرفات ہونے پر کوئی نص شرعی نہیں ہے۔ (نظام الفتاوی ج ۱/ ۱۳۰)

حضرت مفتی صاحب کے ان فتاوی میں تین باتیں صراحۃً معلوم ہوئیں، (۱) ''ہلال وہ چاند کہلاتا ہے جو ہر ماہ اور ہر شہر میں دو دن چاند کے غائب ہونے کے بعد نظر آئے۔'' لہذا اگر ایک دن غائب ہونے کے بعد نظر آئے تو وہ ہلال نہیں ہے۔ (۲) ''خواہ یہ اعلان کسی بھی خطہ سے آرہا ہو۔'' اس جملہ میں سعودیہ کی تخصیص نہیں بلکہ پوری دنیا کو شامل کرلیا اس میں افریقہ اور سارے ہی ملک آگئے، بشرطیکہ شرعی تحقیقی طور پر آنکھوں سے چاند نظر آئے۔

(۳) حج کے دن (یوم عرفہ) کا ساری دنیا کے لئے یوم عرفہ یعنی ۹/ذی الحجہ ہونا ضروری نہیں کہ یوم عرفہ کے دوسرے دن ساری دنیا والوں کو عید الاضحیٰ منانا ضروری ہو۔

(۳) حضرت مفتی نظام الدین صاحب نے اولاً یہاں کے پیش کردہ حالات کے پیش نظر سعودی رویت پر عمل کے جواز کا فتوی دیا تھا مگر بعد میں وہاں کے حالات سامنے آنے پر اس سے رجوع فرمالیا وہ خط ملاحظہ ہو۔

''سعودیہ کے اعلان رویت کی تصحیح و تائید اس بناء پر کی گئی تھی کہ شیخ ابن باز جو سعودیہ کی ایک اہم ترین شخصیت ہیں ان کا مضمون خود کا تحریر کردہ شائع ہوا تھا کہ ہم شرعی شہادت سے رویت ثابت ہونے کے بعد اعلان کرتے ہیں، لیکن جب اس کے خلاف یہی اشکالات و حالات جن میں سے بعض اس مراسلہ میں بھی مذکور ہیں آنے لگے تو احقر نے اسی وقت اس سے رجوع کرکے پوچھنے والے صاحب کو مطلع بھی کردیا تھا''۔

فقط (مفتی) نظام الدین (صاحب)، مفتی حبیب الرحمٰن صاحب، مفتی ظفیر الدین مفتاحی ۲۲/ ۳/ ۱۴۱۳ھ

(۴) اگر کوئی شہادت دے کہ میں نے قران شمس و قمر سے پہلے نیا چاند دیکھا ہے تو یہ شہادت باطل و غیر معتبر ہے، اسلئے کہ یہ شہادت عقلاً و نقلاً ہر طرح سے غلط ہے۔ (حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب، دار العلوم دیوبند کا فتوی)

(۵) سہولت پسندی میں پڑ کر سعودی رویت کے مطابق اپنے یہاں رمضان اور عید کا اعلان کرنا درست نہیں، اگر کوئی فتوی بھی اس طرح کا حاصل کرلیا گیا ہے تو یہ شرعی اصول کے خلاف ہے، کبھی بھی آنکھ بند کرکے سعودیہ کی رویت پر اپنے یہاں فیصلہ نہ کرنا چاہئے۔

(فتوی دار العلوم دیوبند، ۱۸۔ ۲۔ ۱۴۲۴ھ مفتی حبیب الرحمٰن خیرآبادی صاحب، مفتی ظفیر الدین مفتاحی، مفتی کفیل الرحمٰن نشاط، مفتی عبداللہ)

(۶) اندھی تقلید تو نہ سعودیہ کے قضاء الاعلی کی جائز ہے نہ اور کسی کی درست ہے، اور اہل علم حضرات سے تو یہ امر بہت ہی بعید ہے۔

(فتوی دارالعلوم دیوبند ۲۰-۲-۱۴۲۴ھ مفتی محمود حسن بلند شہری، مفتی ظفیر الدین مفتاحی)

☆ حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں۔۔۔۔۔۔

اب میری بھی سعودی عرب کی رویت کے بارے میں (مواقفت کی) وہ رائے نہیں رہی جواب سے تقریباً دس سال پہلے کی معلومات اور اندازوں کی بنا پر اگست ۸۳ء کے الفرقان میں ظاہر کی گئی تھی۔ والعلم عند اللہ

محمد منظور نعمانی (بقلم عتیق الرحمٰن سنبھلی) ۱۴/۵/۱۴۱۳ھ

☆ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب اور علماء سعودیہ

"احقر کی رائے میں اہل انگلینڈ کے لئے سعودی عرب کے اعلان کو بحالت موجودہ کافی سمجھنا مناسب نہیں بلکہ ان کو مطلع صاف ہونے کی صورت میں مراکش سے رجوع کرنا چاہیئے۔ سعودی عرب میں کئی مرتبہ چاند کی ولادت سے پہلے ہی شہادت کو معتبر ماننے کا جو واقعہ پیش آیا ہے وہ احقر کی نظر میں محل نظر ہے"۔

اور متعدد سعودی علماء سے احقر نے گفتگو کی وہ بھی اس معاملہ میں پریشان نظر آئے، لیکن چونکہ اس معاملہ کا تعلق مجلس القضاء الاعلی سے ہے اس لئے وہ بے بس تھے۔ محمد تقی عثمانی ۱۹/۴/۱۴۱۳ھ

☆ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

(سعودی رویت ہلال کا) مسئلہ حقیقۃً ایسا نازک اور اہم ہے کہ اس کی طرف بین الاقوامی سطح پر اور ممالک اسلامیہ کے موقر و معروف اداروں کی طرف سے اظہار خیال اور بے اطمینانی واستعجاب کا اظہار ہونا چاہیئے، اور اس مسئلہ پر پوری عالمانہ، فقیہانہ اور ذمہ دارانہ طریقہ پر توجہ کرنے کی دعوت دینی چاہیئے۔ راقم السطور اور مولانا برہان الدین سنبھلی استاذ (حدیث و تفسیر) دارالعلوم ندوۃ العلماء اس موضوع پر گفتگو کرتے رہتے ہیں، اور جب رابطہ عالم اسلامی کے اجلاس کی تقریب کے لئے مکہ مکرمہ حاضری ہوگی تو وہاں کے علماء اور ذمہ داروں سے بھی تبادلۂ خیال کی کوشش کی جائے گی۔

ابوالحسن علی ندوی (۱۴/۱/۱۴۱۳ھ، ۶/جولائی ۹۲ء)

☆ صورت مسئولہ میں اگر سعودی عرب میں محقق طور پر رویت ہو تو برطانیہ میں اسکا اعتبار کیا جا سکتا ہے، مگر صورت حال یہ ہے کہ سعودیہ رویت کا دعوی کرتا ہے اور براعظم افریقہ میں رویت نہیں ہوتی بلکہ امریکہ میں بھی رویت نہیں ہوتی، یہ شک پیدا کرنے والی بات ہے، مطلع صاف ہونے کی صورت میں جم غفیر کا چاند دیکھنا شرط ہے، یہ فقہاء کا متفقہ فیصلہ ہے۔ (فتوی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، مفتی مقصود صاحب، مفتی محمد طاہر صاحب)

☆ سعودی عربیہ میں مذہب حنفی رائج نہیں ہے، اور حنفیہ اور دیگر مسلکوں میں ثبوت رویت ہلال کے طرق بھی الگ ہیں، لہذا ملک برطانیہ کے لئے حکومت سعودیہ کا فیصلہ خصوصاً عید بقرعید کی لئے موجب للعمل نہیں ہوگا۔ (فتوی جامعہ حسینیہ راندیر سورت، حضرت مفتی اسمعیل صاحب واڑی والا، تائید مولانا ظہیر الدین فیض آبادی ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۶ء مکرر لکھا گیا ۷ جولائی ۲۰۰۷ء)

☆ چاند دیکھنا واجب علی الکفایہ ہے، لہذا یوکے میں جب مطلع ابر آلود نہ ہو، صاف ہو، رویت ہلال ممکن ہو تو واجب علی الکفایہ پر عمل کرتے ہوئے فقط سعودی کی خبر پر اکتفا کر کے بیٹھے نہیں رہنا چاہئے۔ (فتوی دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ، مفتی عبداللہ کاوی صاحب)

☆ سعودی عرب میں رویت ہلال کی خبر کا استفاضہ کو پہونچنا محل تأمل ہے، ثانیاً حکومت سعودیہ میں رویت ہلال کا فیصلہ مسلک حنفیہ کے خلاف ہونے کے علاوہ بداہت کے بھی خلاف ہوتا ہے، اسلئے وہ پاکستان کے لئے حجت نہیں۔ حنفیہ کے یہاں بحالت صحو جمع عظیم کی رویت شرط ہے، مگر حکومت سعودیہ میں بہر کیف رمضان کے لئے خبر واحد اور شوال و ذوالحجہ کے لئے شہادۃ العدلین پر فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ (احسن الفتاوی ج ۴ ص ۴۲۶)

☆ ان دلائل سے معلوم ہوا کہ سعودیہ کو اس بارے میں مدار بنانا گویا عبادت کو ضیاع پر پیش کرنے کے مرادف ہے، حضرت اقدس مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب کی بھی یہی رائے ہے۔ (خیر المدارس ملتان کا فتوی)

☆ ہم اہل برطانیہ کے لئے سعودی کی رویت ہلال کے اعلان پر عمل کرنا درست نہیں۔ حکومت سعودیہ میں رویت ہلال کا فیصلہ مسلک حنفیہ کے خلاف ہونے کے علاوہ بداہت کے بھی خلاف ہوتا ہے، اسلئے پاکستان کے لئے حجت نہیں، لہذا اہل برطانیہ کے لئے بھی حجت قرار نہیں دیا جائیگا۔

(فتوی حضرت مولانا مفتی اسمعیل صاحب کچھولوی، مفتی اعظم برطانیہ)

☆ صد افسوس! سعودی اعلان شرع و بداہت کے خلاف ہونے کے باوجود تسلیم کرلیا گیا وا عجبا،،،، اتفاق ٹوٹ جائے، لوگ لعن طعن کریں، مگر عبادت کو مدنظر رکھ کر اسکی پرواہ نہ کی جائے۔ (حضرت مفتی عبدالغنی صاحب کاویؒ، دار العلوم اشرفیہ راندیر کا فتوی)

☆ سعودیہ کی رویت پر فیصلہ کرنا جائز نہیں۔ (حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری کا فتوی)

المملكة العربية السعودية
مدينة الملك عبدالعزيز
للعلـــوم والتقنـــية

مقـدمـــة

على المستويين الرسمي والشخصي.. فإنه يسر المدينة أن تصدر هذا التقويم الهجـري - لأثنتـين وثـلاثين سنة - من ١٤٠٩ حتى ١٤٤٠هـ بناء على الحسابات العلمية الفلكية التي تعتبر التوقيت العالمي لولادة الهلال الفلكية أساساً لدخول الشهر.

د. صالح بن عبدالرحمن العذل
رئيس مدينة الملك عبدالعزيز للعلوم والتقنية

ترجمہ

مدینۃ الملک عبدالعزیز کو اس بات کی خوشی ہے کہ ۱۴۰۹ھ سے ۱۴۴۰ھ تک ۳۲ سال کا ہجری کیلنڈر شائع کر رہا ہے اس کا دارومدار ہے توقیت عالمی، یعنی گرین وچ نیو مون پر، اس کو مہینے کے داخل ہونے کے لئے بنیاد بنایا گیا ہے

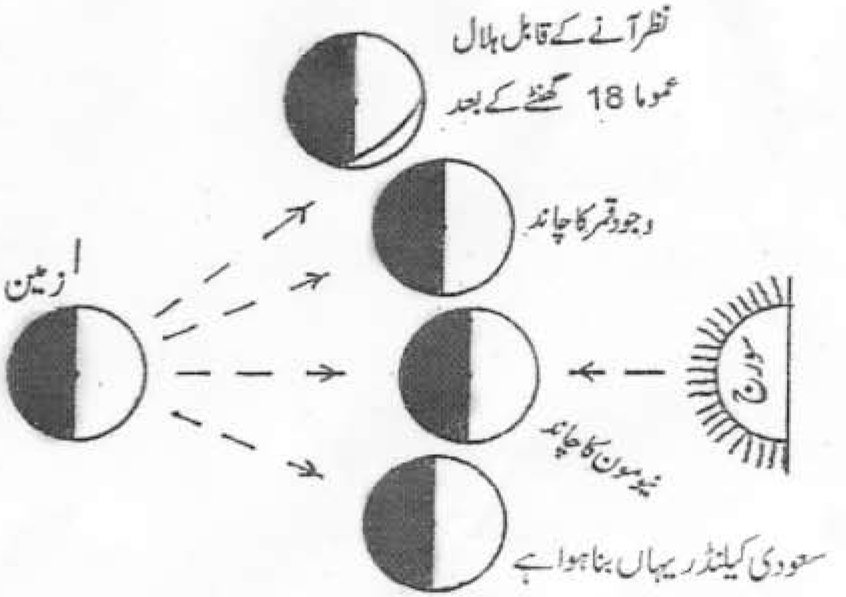

نوٹ:۔ سعودی نے گرین وچ نیو مون پر کیلنڈر بنایا ہے اس لئے یہ ۳۲ سالہ ام القری کیلنڈر اصل ہلال سے ڈیڑھ دن مقدم ہے، اور اس کی انتیس تاریخ حقیقت میں ساڑھے ستائیس ہے، اسی ساڑھے ستائیس پر سعودی گواہی لیتا ہے اور پوری دنیا سے ایک دن اور دو دن پہلے اعلان کرتا ہے جبکہ دنیا میں کہیں چاند دکھائی نہیں دیتا، اور ایک فرض روزہ ضائع کرتا ہے۔ اور ہر جگہ ہنگامہ ہوتا ہے۔